(رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۱)

فاللّٰہ خیرٌ حافظاً وھو ارحم الراحمین

الحافظ

شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور کا ماہوار علمی رسالہ

زیرِ حمایت سرکارِ حجۃ الاسلام علمائے اعلام مجتہدین پنجاب مدظلہم العالی

مُدیر

المتمسک بالثقلین

حکیم شیخ بہادر حسین

لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام منشی رحیم بخش پرنٹر
(چھپکر حکیم بہادر حسین پبلشر نے دفتر رسالہ الحافظ لاہور سے شائع کیا)

نقشہ وقت سحر و وقت افطار صوم سنہ [illegible]

مصدقہ اعلیٰحضرت حضور حجۃ الاسلام [illegible]

مرکز علامہ حائری مجتہد پنجاب لاہور [illegible]

تاریخ ماہ رمضان	وقت انتہائی سحر گھنٹہ	وقت انتہائی سحر منٹ	وقت افطار صوم گھنٹہ	وقت افطار صوم منٹ
۱	۳	۵۷	۷	۵
۲	۳	۵۶	۷	۶
۳	۳	۵۶	۷	۷
۴	۳	۵۵	۷	۸
۵	۳	۵۵	۷	۹
۶	۳	۵۴	۷	۱۰
۷	۳	۵۴	۷	۱۱
۸	۳	۵۳	۷	۱۲
۹	۳	۵۳	۷	۱۳
۱۰	۳	۵۲	۷	۱۴
۱۱	۳	۵۲	۷	۱۵
۱۲	۳	۵۱	۷	۱۶
۱۳	۳	۵۰	۷	۱۷
۱۴	۳	۴۹	۷	۱۸
۱۵	۳	۴۹	۷	۱۹
۱۶	۳	۴۸	۷	۲۰
۱۷	۳	۴۷	۷	۲۱
۱۸	۳	۴۷	۷	۲۲
۱۹	۳	۴۶	۷	۲۳
۲۰	۳	۴۶	۷	۲۴
۲۱	۳	۴۵	۷	۲۵
۲۲	۳	۴۵	۷	۲۶
۲۳	۳	۴۴	۷	۲۷
۲۴	۳	۴۴	۷	۲۸
۲۵	۳	۴۳	۷	۲۹
۲۶	۳	۴۳	۷	۳۰
۲۷	۳	۴۲	۷	۳۱
۲۸	۳	۴۲	۷	۳۲
۲۹	۳	۴۲	۷	۳۳
۳۰	۳	۴۱	۷	۳۴

دعائے وقت رویت ماہ رمضان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَکَ وَقَدَّرَ مَنَازِلَکَ وَجَعَلَکَ مَوَاقِیْتَ لِلنَّاسِ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَیْنَا اِهْلَالًا مُبَارَکًا اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَیْنَا بِالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْیَقِیْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالْبِرِّ وَالْغُفْرَانِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

ماہ رمضان میں بعد ہر نماز یہ دعا پڑھے

یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا غَفُوْرُ یَا رَحِیْمُ اَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَهٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهٗ وَکَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَفَضَّلْتَهٗ عَلَی الشُّهُوْرِ وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِیْ فَرَضْتَ صِیَامَهٗ عَلَیَّ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ فِیْهِ الْقُرْاٰنَ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ فِیْهِ لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَیْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ فَیَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْکَ مُنَّ عَلَیَّ بِفَکَاکِ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ فِیْمَنْ تَمُنُّ عَلَیْهِ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دعائے وقت افطار

اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ [illegible] یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُکَ اِغْفِرْ لِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ۔

اعمال شب قدر وغیرہ

انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] ۔ آئندہ [illegible] ملاحظہ [illegible] موجودہ نمبر میں ماہ رمضان کے [illegible] ضروری [illegible] ہر روز [illegible] جا [illegible] اور [illegible] وقت [illegible] محمد و آل محمد علیہم السلام [illegible] زیادہ [illegible]

الحافظ

بابت ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء

جلد (۱) نمبر (۱)

باب الفتاویٰ

سوال۔ اگر ماہِ شعبان کے یوم الشک میں بقصد قربت مطلقہ روزہ رکھ لیا جائے۔ تو ماہِ رمضان کی پہلی تاریخ ہونے کی صورت میں وہ روزہ ماہ رمضان ہوگا یا نہیں؟

الجواب۔ بیشک صحیح ہے اور ماہ رمضان میں وہ روزہ محسوب ہوگا۔ اگر وہ رمضان کی پہلی تاریخ ہو۔

سوال۔ زنِ حاملہ جو قریب او ضع ہو۔ یا جو عورت کہ چھوٹے بچے کو دودھ پلاتی ہو اسکے لئے روزہ کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ اگر نقصان پہنچنے کا خوف ہو یا دودھ خشک ہونے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔ ہر روز ایک مد طعام صدقہ دیتی رہے۔ اور رفع عذر کے بعد ان ایام کا روزہ قضا رکھے۔

سوال۔ ماہِ رمضان میں سفر کرنے کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب۔ حتی الامکان بلا ضرورت سفر نہ کرنا چاہئے۔ البتہ کسی مشروع کام کے لیئے سفر کرے جب اگر وہ ۲۷ میل سے کم نہ ہو اور دس روزے سے کم رہنے کا وہاں قصد کرلیا ہو۔ تو روزہ نہ رکھے۔ اور بعد ان ایام کو قضا کرے۔

سوال۔ اگر عورت کو خونِ حیض یا نفاس بحالت روزہ ظاہر ہو تو کیا حکم ہے۔

الجواب۔ صورت مرقومہ میں روزہ فوراً چھوڑ دے۔ اگرچہ طلوع آفتاب سے ایک لحظہ قبل یا غروب سے ایک لحظہ بعد خون ظاہر ہوا ہو خواہ واجبی روزہ ہو یا مستحبی۔

سوال۔ روزہ کی حالت میں اگر قے ہو جاوے تو کیا حکم ہے۔ بلغم اور مضمضہ کا حکم بھی صادر فرمائیں۔

الجواب۔ اگر عمداً قے کی جاوے تو روزہ باطل ہے۔ اگر خود بخود قے ہو جائے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ صحیح ہے۔ اسی طرح بحالت روزہ بلغم غلیظ اگر خارج ہو۔ تو تھوک دینا چاہئے۔ مضمضہ معمولی طور کر لینا روزہ کی حالت میں جائز ہے۔ مگر حلق تک رطوبت پہنچ جائے۔ تو روزہ باطل ہے۔

سوال۔ اگر کوئی شخص بھولے سے بحالتِ روزہ کچھ کھا لیوے۔ اور اس خیال سے کہ اب روزہ ٹوٹ گیا ہے قصداً افطار کر لیوے تو اس روزے کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب۔ سہواً کچھ کھا پی لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔ مگر اسکے بعد جب عمداً اور قصداً کھا پی لیا جائے۔ تو وہ روزہ باطل ہے۔ وہو العالم۔

خادم الشریعۃ المطہرہ

علی الحائری

بعونہ وصونہ

ضرورت اجراء رسالہ الحافظ

پیارے ناظرین! جب غور سے دیکھا کہ اقوام عالم کے تمام فرقے مثلاً آریہ۔ سکھ۔ نصرانی۔ عیسائی۔ اہل سنت۔ اہل حدیث۔ اہل قرآن۔ احمدی اپنے اپنے مذاہب کی تبلیغ اشاعت میں شب و روز منہمک ہیں۔ ان کے مبلغین بیرونجات میں چکر لگا رہے ہیں۔ اور ان کے روزانہ۔ ہفتہ وار۔ پندرہ روزہ۔ ماہواری اخبار اور رسائل بھی جاری ہیں جن کے ذریعہ مذہب حقہ کی مخالفت اور اپنے مذہب کی دوسروں کو ترغیب دے رہے ہیں۔ تو خیال ہوا۔ افسوس شیعہ ہی ایسا بدقسمت فرقہ ہے۔ جو گہری نیند میں خراٹے لگا رہا ہے۔ نہ اس کا کوئی کالج ہے نہ ہسپتال۔ نہ مبلغ نہ کوئی اخبار ہے اور نہ رسالہ۔ گویا جو فرقہ کبھی سب سے آگے تھا۔ وہ آج اپنی غفلت کی وجہ سب سے پیچھے اور کوسوں دور ہے بالخصوص لاہور کی رہنے والی قوم شیعہ تو بالکل ہی ان نعمات سے محروم ہے۔ حالانکہ دارالسلطنت لاہور میں ہر قسم کی ضروریات موجود ہیں۔ علماء کرام کا مرکز اس جگہ۔ امراء رؤساء عظام یہاں موجود اس پر بھی اگر کوئی استفادہ حاصل نہ کرے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ بہت دفعہ ہمیں یہ واقعات بھی پیش آچکے ہیں۔ کہ جب کسی اخبار میں کوئی ہم پر حملہ آور ہوا تو ہم نے اسی اخبار میں تردید کرنی چاہی۔ مضمون لے کر گئے تو واپس کر دیا گیا۔ بعض نے یہ عذر کیا کہ ہمیں مضمون وصول نہیں ہوا ایک ایڈیٹر صاحب کا یہ بیان ہے۔ کہ مضمون وصول شدہ نصف کاپی ہو جانے کے بعد گم ہو گیا ہے۔ ان ایڈیٹروں کی فرض ناشناسی کے سبب سخت پریشانی و حیرانی ہوتی رہی۔ بہت سی مشکلات اور مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اس لئے فی الحال اس ماہواری رسالے کا اجراء کیا ہے۔ اگر خدا کو منظور ہے اور قوم نے اس رسالہ کے مفید ہونے کی ہمیں حوصلہ افزائی کی تو انشاءاللہ ہم عنقریب اسکو پندرہ روزہ اور پھر ہفتہ وار جاری کر دینے کے لئے کوشش کرینگے۔ السعی منی والاتمام من اللہ تعالیٰ۔

اغراض و مقاصد رسالہ الحافظ حسب ذیل ہیں۔

مقاصد

(۱) مدرسۃ الحفاظ کی ضرورت اور اسکی روئداد کی ماہانہ رپورٹ شائع کرنا۔
(۲) شیعہ ینگمین سوسائٹی کی ماہانہ کارگذاری کا درج کرنا۔

(٣) رسولِ اسلام کا خاتم الانبیاء و اشرف المخلوق ہونا۔

(٤) شرعِ اسلام کی حقانیت اور اسکی صداقت اور افضل الادیان ہونا۔

(٥) آئمہ علیہم السلام کے علمی کارنامے۔

(٦) اصحاب ابرار رسول مختار علیہ السلام کے مفید اور دلچسپ حالات۔

(٧) قرآن کریم کا افضل الصحائف و معجزہ ہونا اور حل متشابہات آیات۔

(٨) تبلیغ مذہب حقہ ناجیہ و حمایت اسلام و ازالہ شبہات۔

(٩) مرزائیوں، وہابیوں، چکڑالویوں اور سنیوں کے اعتراضوں کے منہ توڑ جوابات۔

(١٠) اصلاح رسوم منہیہ شرعیہ۔

(١١) شیعوں کی ضروریات اور شیعی دنیا کی خبریں۔ (١٢) طبی نکات۔

قواعد

(١) یہ رسالہ ہر قمری مہینہ کی آخری تاریخوں میں شائع ہوا کرے گا۔

(٢) نمونہ کا پرچہ ٣ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔

(٣) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(٤) اجرت اشتہارات بذریعہ خط و کتابت یا زبانی طے ہوگی۔

(٥) علمی مضامین بنام مدیر۔ اور دیگر دریافت طلب امور بنام مہتمم۔

(٦) مضامین بپابندی ضوابط رسالہ ہر قمری مہینہ کی نویں تاریخ تک دفتر الحافظ میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(٧) الحافظ کا سالانہ چندہ عوام سے دو روپیہ۔ اور رؤساء و والیان ملک کے لئے کوئی قید نہیں۔ جو مرحمت فرمائیں۔

(نوٹ) مضامین مختصر۔ خوشخط اور عام فہم ہوں۔ عربی عبارت با ترجمہ ہونی چاہئے۔

(مدیر)

عیدِ نوروز

از عالیجناب گلزار حسین صاحب کیانی متعلم اسلامیہ کالج پشاور

قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ پ ۱۰ ع ۱۱۔

بتحقیق کہ مہینوں کی تعداد خدا کے نزدیک ۱۲ ہے۔ خدا کی کتاب میں ایسا ہی ہے۔ جب سے کہ آسمانوں اور زمینوں کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ ان میں سے چار مہینے زیادہ واجب الاحترام ہیں۔ یہی دین مستقیم ہے پس ان مہینوں میں اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔

شمسی حساب سے ایک سال کے ۳۶۵ روز ہوتے ہیں۔ اور قمری حساب سے ۳۵۴ روز۔ پس ہر تین سال میں ایک مہینے کا فرق پڑ جاتا ہے۔ مگر خدا کے نزدیک سال کا حساب قمری مہینوں سے مقرر ہو چکا ہے۔ جب سے کہ اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ ۱۲ مہینوں کا نام کیونکر دینِ قیّم قرآن نے ظاہر کیا! اس لئے میں آپکی توجہ باطنی تفسیر کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔

وہ یہ کہ خدا نے جب آسمانِ رسالت کو خلق فرمایا۔ تو اسی وقت سے اسکے لئے ۱۲ بُرج امامت مقرر کر دیئے۔ اور انکی طرف اشارہ کیا۔ ذالک الدینُ القیم کہ انہیں ۱۲۔ اماموں کا ماننا دین مستقیم ہے۔

یہی مطلب اس آیت کا بھی ہے۔ جہاں فرمایا ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ پ ۳۰۔ ع ۹ یعنے مجھے قسم ہے۔ اس آسمان کی جس کے ۱۲ بُرج ہیں۔ اس آسمان سے بھی۔ آسمانِ رسالت مُراد ہے اور اس کے ۱۲ برجوں سے ۱۲۔ امام مُراد ہیں۔ ورنہ آسمان دنیا اور اسکے بروج کی کیا وقعت ہے کہ خدا انکی قسم کھائے۔ یہ معنے جو میں نے بیان کئے ہیں۔ یہ کوئی بالرائے تفسیر نہیں ہے۔ بلکہ مجمع البحرین میں طریحی نے اسکو ابن عباس کی روایت سے مفصل بیان کیا ہے۔

غرض اسی لئے یہ ۱۲ کا ہندسہ نہایت ہی مبارک اور متبرک بلکہ نشان فطرت قرار پایا۔ نجوم کے اہر ۱۲ برجوں پر دَورِ شمسی قائم کرتے ہیں۔ زمین پر ۱۲ مہینے اسی حساب کا مظہر ہیں۔

عربی کتابوں کے حاشیہ پر جہاں مضمون ختم ہوتا ہے ۱۲ کا ہندسہ بنا دیتے ہیں۔ جو ختم کی

علامت ہے۔کیونکہ ۱۲ کا ہندسہ حد کا مفہوم ہے۔اور حد کے عدد ۱۲ ہیں۔

غور کرو کہ حد کے دو حرف ہیں (ح) اور (د) ح کے عدد ۸ ہیں اور د کے ۴۔ جو ملکر ۱۲ ہوتے ہیں۔ لفظ حد میں ح اول ہے۔اور د آخر۔ ان دو حرفوں کے ملنے سے حد مقرر ہوتی ہے اور دونوں کے اعداد کا نتیجہ ۱۲ کا ہندسہ ہے۔ اسی لئے ح حسینؑ کا پہلا حرف ہے۔اور د یزید کا آخر حرف۔ حسینؑ حق اور حریت کی حد کامل ہے۔اور یزید دغا اور دجالیت کا منتہی آخری تھا پس حسینؑ کی ح اور یزید کی د نے ملکر ہمیشہ کے لئے حق و باطل کی حد قائم کر دی ہے۔

اسی لئے خدا کو ۱۲ کا ہندسہ ایسا پسند ہوا کہ کلمہ طیبہ کی پہلی جزو لا الہ الا اللہ کے بھی ۱۲ حرف مقرر ہوئے۔ محمد رسول اللہ کے بھی ۱۲ حرف۔ علی خلیفۃ اللہ کے بھی ۱۲ حرف۔ نقباء موسیٰ کے بھی ۱۲ مقرر ہوئے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا۔ کہ ان میں سے ہم نے ۱۲ نقیب بنائے۔ اسی طرح موسےٰ کے ہاتھ سے جب انہوں نے پتھر میں عصا مارا تو ۱۲ چشمے پانی کے جاری ہوئے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا کہ پس اس پتھر سے ۱۲ چشمے نمودار ہوئے۔

پس نوروز کا روز شیعوں نے عید اسلئے نہیں منایا کہ آفتاب دنیا ۱۲ برجوں کا دورہ تمام کرنے کے بعد پھر آج نقطۂ اعتدال پر پہنچا۔ بلکہ اس لئے کہ آج کے روز آفتاب امامت وامامۂ عصر ہنر بینندہ نفع وضرر۔ شاہِ عرب۔ ماہِ نجف۔ بدر الدجیٰ۔ نور الہدیٰ نفسِ رسولِ مجتبیٰ صہر نبی مصطفیٰ خورشید اوجِ ارتضیٰ یعنے علیؑ مرتضیٰ تختِ خلافت پر اسی طرح متمکن ہوئے جس طرح آفتاب دنیا برجِ حمل میں۔

جیسا کہ امام جعفر صادقؑ معلے بن خنیس سے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ تم جانتے ہو آج نوروز ہے عجم اسکی بہت تعظیم کرتے ہیں۔اور ایک دوسرے کو تحفے تحائف بھیجتے ہیں۔

آج ہی امیر المومنینؑ علی تختِ خلافت ظاہری پر بیٹھے ہیں۔ اور آج ہی کے دن غدیر خم میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نفوس کی موجودگی میں پیغمبر صلعم نے علیؑ کے حق میں فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

اللھم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ۔ اس لئے یہ مشت خاک۔ خداوند پاک اور صاحب لولاک لما خلقت الافلاک کی خوشنودی میں آپ حضرات کو شریک سمجھکر۔ تقریب نوروز خلوص بھرے دل سے تہنیت اور مبارکباد عرض کرتا ہے ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف +

جوارِ اکابر۔ وحدیثِ طینت

ازجناب آقا سید محمد رضی الرضوی صاحب ابن سرکار علامہ حائری مدظلہ

یہ سچ ہے کہ بڑے آدمیوں کی تمنائیں اور حسرتیں بھی بڑی ہوتی ہیں۔ نام و نمود کے خواہاں۔ شہر[ت] کے طالب ہر حال میں اپنی بڑائی جتلانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ دولتمند زندگی میں تو عالیشان محلوں میں [رہتے] ہیں۔ مرنے کے بعد بھی غربا کے ساتھ عام قبرستانوں میں دفن ہونا پسند نہیں کرتے۔ بعض مالدار [کسی] کسی مشہور اور متبرک مقام پر اپنی قبر بنوانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ جوار اکابر کا صرف بہانہ ہوتا ہے مقصد اپنی دولت مندی۔ مشیخت اور ریاست کا جتانا ہے۔ کہ کوئی یہ نہ کہے کل تخت و تاج کے مالک [تھے] آج غریبوں کے پہلو میں سوتے ہیں۔ مکہ۔ مدینہ۔ کربلا۔ نجف میں بہت سے نااہلوں کی قبریں بنی ہوئی [ہیں] جنکی زندگی ہرگز اس قابل نہ تھی کہ مرنے کے بعد ایسی متبرک جگہ انہیں نصیب ہوتی۔ مگر دولت۔ ریاست ا[ور] تطلم نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ عوام الناس چونکہ ظاہر بین ہوتے ہیں! انہوں نے اسکو انکی کرا[مت] اور معجزہ سمجھ لیا۔ اور راسخ العقیدہ ہو گئے۔ کہ اگر یہ لوگ خدا کے مقبول بندے نہ ہوتے۔ تو خاصان خدا کے جوار میں انکو جگہ نصیب نہ ہوتی۔ انہیں کیا معلوم کہ یہ دولت کے کرشمے ہیں۔ دولتمند کتنا ہی جفاکار و جفا شعار۔ بدکردار کیوں نہ ہو۔ دولت کے زور سے وہ اماکن مقدسہ کے اندر بھی دفن ہو سکتا ہے۔ مگر سوال [یہ] ہے کہ کسی ظالم کا کسی بزرگ کے جوار میں دفن ہونا اُخروی فائدہ کا باعث ہو سکتا ہے یا نہیں۔ سو اسکا جواب صاف ہے ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ٭ از مکافاتِ عمل غافل مشو ٭

ناممکن ہے کہ بدکردار نیکوکار کے گروہ میں مل جائے۔ جوار بزرگان میں کسی ظالم۔ خائن۔ غادر کا غلبہ سے دفن ہو جانا اسکی نجات اُخروی کا باعث نہیں ہو سکتا۔ رہا دنیاوی فخر وہ اعتبار ہے۔ بزرگوں کی ہمسائگی اسی وقت مفید ہو سکتی ہے۔ کہ ان کا اتباع اور تقلید بھی کیجاو[ے] ورنہ بے سود ہے۔ حیات مستعار جبتک کہ برقرار تھی۔ بزرگوں کو راضی نہ رکھا۔ مرنے کے بعد قبر کے قریب بنا لینے سے وہ کس طرح راضی ہو جائینگے۔ لہذا صاحبانِ ایمان ہی جوار بزرگان کے اثر و فیض سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ گلاب کی کیاری میں دھتورے کا بوٹا لگا دینا نہ صرف بدنما ہی معلوم ہوگا۔ [بلکہ] لگانے والے کی حماقت کا وہ مبین ثبوت ہوگا۔ اسی طرح صالحین کے پاس طالحین کا دفن کیا جانا نہ [صرف] معیوب ہی ہے۔ بلکہ دفن کرنے والوں کے تطلم کو ثابت کرتا ہے۔ اور اس طرح بجبر دفن ہو جانا اگرچہ

نجات ہو سکتا ہے۔ تو پھر مکہ اور مدینہ میں جو بُت پرست دفن ہوئے ہیں۔ یا کربلا میں ظالمین و قاتلین حسینؑ دفن ہوئے ہیں۔ کیوں نہ جنتی تسلیم کر لئے جائیں۔ ولیس کذلک۔

رہی حدیث طینت کہ جس خاک سے انسان کا خمیر ہوتا ہے وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہے۔ ظاہر بین لوگ اسی وجہ سے متبرک مقام میں کسی کے دفن ہو جانے سے اسکو جنتی سمجھ لیتے ہیں۔ انہیں یہ حدیث معلوم نہیں۔ کہ لِلّٰہِ عُمّالٌ کثیرۃٌ کہ خدا کے حکم سے ملائکہ نقال بعض مردوں کو مقدس مدفن سے انکی شایان شان جگہ بدل دیتے ہیں۔ شیخ عبد الحق دہلوی جذب القلوب میں بعض فضائل مدینہ لکھتے ہیں "۔ وطہارت او اکنون از ارباب شرک واہل ادیان دیگر است کہ مخالف دین اسلام اند از یہود ونصاریٰ وامثال ایشان کہ محل خبث کامل وفساد بالغ اند وانہا یکہ بنجاست ذنوب ونجاست معاصی ملوث باشند اگر استمرار وجود شان تا وقت آخر اتفاق افتد ممکن کہ نفی وازالۂ انہا بعد از موت بود بنقل ملائکہ نقالہ نقل اجساد ظلمانی انہا ازین ارض مقدسہ منورہ چنانکہ بعض علما بر آن رفتہ اند وحکایات صالحین نیز درین باب نقل یافتہ اند"۔

پس معلوم ہوا کہ فرشتے لاشیں بدل دیتے ہیں۔ اس لئے کوئی منافق ظالم غاصب یا بے ایمان مزار بزرگان میں اگر دفن ہو بھی جائے تو اسکو جنتی سمجھ لینا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ نقال فرشتے انہیں اس مقدس زمین سے دوسری جگہ بدل دیتے ہیں۔ اور وہاں رہنے ہی نہیں دیتے۔ فافہم وتدبر۔

قرآن اور اہلبیتؑ

از افادات سلطان الواعظین مولانا سید محسن علیشاہ صاحب قبلہ سبزواری مدظلہ

انا انزلنا التوراۃ فیہا ہدی ونور۔ یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ہادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شہداء۔

دنیا میں ہمیشہ سے یہ قاعدہ چلا آیا ہے کہ ہر فرمانروا استحکام سلطنت۔ قیام امن اور محافظت حقوق خلق اللہ کے لئے کچھ آئین وضوابط وضع کرتا ہے۔ آئین وضوابط وضع کرنے کے بعد حکام میں سے چند افراد منتخب کرکے ان آئین وقوانین کی انکو تعلیم دیتا ہے اور اپنے

منشا و مقصد کو ان پر واضح کرتا ہے۔ تاکہ وہ ان آئین و قوانین کی ماہیت حاصل کرنے کے بعد عامۃ الناس کے سامنے اس فرمانروا کے منشاء و مقصد کو وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔ تعلیم دینے کے بعد ان آئین و قوانین کی محافظت بھی انہیں کی تحویل میں دی جاتی ہے تاکہ وہ رعایا کے لوگوں کو ان قوانین کی حدود سے تجاوز نہ کرنے دیں۔ ایسے لوگوں کو ہم دوسرے الفاظ میں کسی فرمانروا کے قائم کردہ آئین و قوانین کے مبیّن اور محافظ کہہ سکتے ہیں۔

یہ قاعدہ سلسلہ دینِ الٰہی میں بھی پایا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرقانِ حمید پر غور کرنے سے اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ قاعدہ بالوضاحت ان آیات مجیدہ میں بیان کیا گیا ہے۔ جو عنوان میں لکھی گئیں۔ ان کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ بیشک ہم نے نازل کیا توراۃ کو۔ اسمیں ہدایت ہے اور نور۔ حکم کرتے تھے توراۃ کے ساتھ۔ خدا کے فرمانبردار بندے یعنی انبیاء علیہم السلام یہود کو اور خدا رسیدہ بندے اور علماء انہی انبیاء کی پیروی کرتے تھے۔ اور یہی انبیاء کتاب خدا (توراۃ) کے محافظ اور شاہد تھے۔

ان آیات مجیدہ سے بالصراحت ثابت ہوا کہ کتاب خدا (توراۃ) کے مبین۔ محافظ اور شاہد انبیاء علیہم السلام تھے۔ ایسا ہی سابقہ صحائف و کتب آسمانی کے بھی بیان کرنے والے محافظت کرنے والے اور شاہد ضرور ہوں گے۔ کیونکہ بغیر کسی مبین اور محافظ اور شاہد کے کتاب بھیجنے والے کا مقصد اور منشاء حقیقی عامۃ الناس پر کھل نہیں سکتا۔

دینِ اسلام علاوہ ناسخ ادیانِ عالم ہونے کے اکمل ترین ادیان عالم ہے۔ اس کے اکمال کی شان الیوم اکملت لکم دیکھ سے خود ظاہر ہے۔ جملہ احکام الٰہی اور تمام آئین و قوانین دین اسلام بالاکمال اس کتابِ مقدسِ الٰہی میں منضبط ہیں۔ جو کہیں لارطب و لایابس الا فی کتاب مبین کی دعویدار ہوتی ہے۔ اور کہیں تبیان لکل شی کے نعرے بلند کرتی ہے جسطرح دین اسلام ناسخ و اکمل ترین ادیان عالم ہے۔ اسی طرح یہ کتابِ مقدسِ الٰہی ناسخ کتب و صحائف سابقہ اور جامع احکام الٰہیہ ہے۔ یقیناً اس کا مرتبہ توراۃ سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ قرآن مجید نے ہم کو بتایا۔ کہ توراۃ کے مبین و محافظ و شاہد انبیاء علیہم السلام تھے۔ پس قرآن مجید جو توراۃ سے افضل تر چیز ہے اسکے مبین۔ اس کے محافظ اور اسکے شاہد کون لوگ ہیں۔

سلسلہ نبوت تو حضرت ختمی مرتبت صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ پر ختم ہو چکا۔ ان کے بعد کوئی نبی آنے والا ہی نہیں۔ جو قرآن مجید کا مبین و محافظ و شاہد قرار دیا جاسکے۔ اسلئے ہم مجبور ہوئے

یہ کہنے پر کہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید کے مبین و محافظ و شاہد اگرچہ ملقب بہ لقب نبی نہ ہوں گو ایسے لوگ ہوں جو اپنے اوصاف و کمالات اور قرب الٰہیہ کے باعث مماثل انبیاء قرار دیئے جاسکیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا امت محمدیہ میں ایسے لوگ مل سکتے ہیں جو نبی تو نہ ہوں مگر انبیاء کے ہم رتبہ ہوں۔

قرآنِ مجید کچھ ایسے لوگوں کی خبر دیتا ہے۔ جو نبی تو نہیں ہیں۔ مگر انبیا کے ہم مرتبہ ضرور ہیں۔ سورۂ مبارکہ واقعہ کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس امت کے قیامت کے دن تین گروہ قرار دیئے جائیں گے۔ کنتم ازواجا ثلٰثۃ یعنی جب واقعہ ہوگی واقعہ ہونے والی قیامت۔ تو تم لوگ تین اقسام پر منقسم کئے جاؤ گے۔ جنکی وضاحت آئندہ آیات میں صراحت کی گئی ہے۔" اصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ و اصحاب المشئمۃ ما اصحاب المشئمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنٰت النعیم ثلۃ من الاولین وقلیل من الآخرین"۔ ایک گروہ داہنے ہاتھ والا۔ دوسرا گروہ بائیں ہاتھ والا۔ تیسرا گروہ سب سے آگے نکل جانے والا یعنی سابقون۔ اور یہی تیسرا گروہ ہے جو مقرب بارگاہِ الٰہی ہے۔ یہاں ضمناً یہ عرض کردینا ضروری ہے۔ کہ قرآن مجید میں مقرب کا لفظ انبیاء اولوالعزم کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ ایک مثال بغرض تفہیم بیان کیجاتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔" اذ قالت الملٰئکۃ یٰمریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین"۔ فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تعالےٰ تجھ کو بشارت دیتا ہے ایک کلمہ کی جس کا نام عیسیٰ مسیح ہوگا۔ وہ صاحب عزت ہوگا دنیا اور آخرت میں اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔ یعنی صاحب شریعت پیغمبر ہوگا۔

بہرحال سورۂ واقعہ کی آیات بتاتی ہیں کہ قیامت کے دن اس امت کے تین گروہ ہونگے۔ اصحاب میمنہ۔ اصحاب مشئمہ اور سابقون۔ ان سابقون کی تعریف یوں ارشاد فرمائی۔ اولئک المقربون۔ جو اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ انہی آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس امت محمدیہ میں بھی ایسے نفوس قدسیہ ہیں جو عیسےٰ نبی کے معادل اور مقرب بارگاہ رب العزت ہیں۔ فرق بھی خود ہی قرآن مجید نے ارشاد فرمادیا ہے۔ ثلۃ من الاولین۔ امم سالفہ میں ایسے مقرب کثرت سے تھے۔ وقلیل من الآخرین۔ البتہ اس امت محمدیہ میں ایسے لوگوں کا گروہ قلیل ہے۔

پس آیات مذکورہ کے ظاہری الفاظ سے بغیر تاویل اور دور دراز موشگافیوں کے

واضح ہوتا ہے۔ کہ اس امت میں بھی چند نفوس مقدسہ علاوہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے ہیں جو مثل حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقرب بارگاہ رب العزت ہیں۔ اگرچہ نبی نہیں ہیں۔ پس یہی نفوس مقدسہ ہیں جو قرآن مجید کے مبین۔ محافظ اور شاہد ہو سکتے ہیں۔

(باقی وارد)

از دفتر شیعہ ینگ مین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور

شیعی دنیا میں شیعہ مدرسۃ الحفاظ کی ضرورت

معززین کرام۔ سلام علیکم۔ کس قدر مسرت کا مقام ہے۔ کہ جب سے بسر پرستی جناب حجۃ الاسلام۔ صدر المفسرین نجم الملت والدین سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مدظلہ شیعہ ینگمین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور میدان عمل میں آئی ہے۔ اس لئے عرصہ پانچ سال سے مواعظ ماہواری وغیر ماہواری کا سلسلہ جاری کرکے دنیا کو خواب خرگوش سے جگا دیا۔ اور ان مواعظ کو متعدد رسائل کی صورت میں طبع کرا کر مخالفین میں مفت تقسیم کر کے باطل پرستی کی رگ حیات کو کچھ ایسی طرح کاٹ ڈالا کہ اب ان میں ہنگامہ آرائی کی کوئی جرات باقی نہیں رہی جس کا مفید سے مفید نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہزاروں حق بین اور سعید ارواح نے اپنے پہلے باطل اور جھوٹے مذہب سے متنفر و تائب ہو کر قبول حق میں اپنی گردنیں پئے تسلیم خم کر دیں۔

ہمارے مدمقابل کے مخالفین کے پاس تو کوئی حیلہ باقی رہا نہیں۔ اب عوام میں یہ افواہ پھیلا رہے ہیں۔ کہ چونکہ فرقہ شیعہ ثلاثہ (ابوبکر۔ عمر۔ عثمان) سے بغض اور عداوت رکھتا ہے اس لئے نہ ان میں کوئی حافظ قرآن ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہوگا۔

العجب ثم العجب۔ ایک آریہ۔ عیسائی۔ یہودی۔ نصرانی مجوسی اور سکھ تو قرآن کریم کو حفظ کرے (حالانکہ نعوذ باللہ رسول اکرم کو بھی وہ برا جانتے ہیں) وہاں تو ثلاثہ کا معجزہ مؤثر نہیں ہوتا۔ لیکن کوئی شیعہ اگر قرآن حفظ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ یہاں ثلاثہ کی عداوت کا معجزہ سمجھا جاتا ہے۔ ان کا یہ قیاس صداقت سے بالکل خالی اور حقیقت سے بالکل معرا ہے۔ کیونکہ شیعہ تبرا بھی کرتے اور تولا بھی کرتے ہیں۔ پھر بفضل خدا ان میں شیعہ حفاظ بھی موجود ہیں۔ ہاں

سنیوں کی طرح شیعوں میں کثرت حفاظ نہیں ہے۔ وہ اس لئے کہ مذہب شیعہ میں تراویح
کی بدعتی رسم جاری نہیں۔ کیونکہ شیعہ فرقہ اسکو حکم رسول اور فرمان آئمہ کے خلاف سمجھتا
ہے۔ اور فریق ثانی میں یہ بدعت عمر کے زمانہ سے آجتک چلی آرہی ہے یہ لوگ حلوے
مانڈے اور مبلغ صاحب کی خاطر قرآن کو حفظ کرکے اسکو فروخت کرنے کے لئے ایک قسم کی
دوکان کھول لیتے ہیں۔

اب چونکہ اہل الجماعت اس بات پر بار بار مصر ہو رہے ہیں اور آوازے کس رہے ہیں کہ شیعوں میں کوئی حافظ قرآن نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہماری جرأت و خدادا حمیت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ کہ ہم اپنی دینی تبلیغ اور اشاعت کے بعد ان سبق آموز باتوں کو اپنے گوش و ہوش سے نسیاً منسیا کر دیں۔ بلکہ اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ ہم حضرات ثلاثہ کے معجزہ کا بطلان ثابت کریں۔ عملی جامہ پہنائیں۔ اور اس میدان میں گامزن ہو کر گوئے سبقت لے جائیں۔ چنانچہ حال ہی میں شیعہ ینگ مین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور نے اپنے مجلس انتظامیہ کے جلسہ میں ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ لاہور میں ایک تعلیم گاہ کھولی جائے جس کا نام مدرستہ الحفاظ ہو۔ اور جو کہ جناب حافظ احمد صاحب الملقب بہ حافظ کلہاڑہ مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ کی یادگار اور مخالفین کے اعتراض کا جواب ہو اسلئے بامید خداوند کریم بسرپرستی جناب سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام فخر المتکلمین صدر المفسرین قبلہ و کعبہ علامہ سید علی الحائری صاحب مجتہد العصر والزمان زاد اکرامہم مدرستہ الحفاظ کھولا گیا ہے جس میں حفظ قرآن کے درس و تدریس کا سلسلہ جاری کر دیا گیا ہے حضور شریعتمدار نے ازراہ خسروانہ بغرض ثواب دو طالب علموں کے خرچ کا بار اپنے ذمہ لیا ہے۔ خداوند کریم بحق محمدؐ و آل محمدؐ حضور ممدوح کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

اب جملہ سادات عظام و مومنین کرام کی خدمت میں بصد ادب تحریری گذارش ہے کہ اس مدرستہ الحفاظ کی ضرورت اور اہمیت کو لحوظ رکھتے ہوئے نہایت فراخدلی سے اس کار خیر میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ اس کا چندہ ممبری کم سے کم ۸/ اور داخلہ ممبری صرف ایک روپیہ (عہ) ہوگا۔

نوٹ ۔ (۱) قرآن کریم کی حفظ و تعلیم کے لئے ہر اس ضلع سے فی الحال ایک ایک طالب علم مدرستہ الحفاظ میں داخل کیا جاویگا۔ جہاں سے کم از کم مبلغ (۵۰) روپے مدرستہ الحفاظ

کر چکے ہوں۔ جس کے خرچ خوراک دیجائے رہائش کا انتظام اس شعبہ کے ذمہ ہوگا یکمشت ایکسو روپیہ امداد دینے والے کو مدرسہ کی جانب سے **معین الحفاظ** کا خطاب دیا جاویگا۔ امید ہے کہ جملہ سادات و مومنین اس طرف اپنی عنانِ توجہ مبذول فرما کر فلاح دارین حاصل کرینگے۔ اور اپنے اپنے ضلع کی جانب سے نقدی امداد اور ایک طالب الحفظ مدرسہ کے لئے بھیجدینگے۔ ہاں اگر کسی ضلع سے ایک سے زیادہ طالب علم بھیجنا چاہیں۔ تو اپنے خرچ پر بھیج سکتے ہیں۔

توقیع مصدرہ از اعلیحضرت رئیس الشیعہ مدار الشریعہ مجتہد العصر والزمان افتخار المحققین صدر المفسرین سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام والمسلمین جناب علامہ سید علی الحائری صاحب دام ظلہم

باسمہ سبحانہ

میں عرصہ سے اس امر کا خواہشمند تھا۔ کہ مدرسۃ الحفاظ شیعوں کے لئے کھولدیا جائے اور مخالفین کا یہ خیالی طعنہ بھی باطل کر دیا جائے۔ شیعہ جماعت میں حفاظ قرآن مجید کی جس قدر ضرورت ہے اس سے قوم بے خبر نہیں ہے۔ مخالفین کا جگہ جگہ مطالبہ حفاظ قرآن کے لئے شیعوں کو چیلنج دینا اور قلت تعداد حفاظ کی وجہ سے شیعوں کو مجبور ہو جانا اس امر کا باعث ہوا کہ اب **مدرسۃ الحفاظ** ضرور کھولدیا جائے۔ سچ ہے الامور مقرونۃ باوقاتہا شیعہ ینگمین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور نے اس عرصہ میں فی الواقع حفاظت شریعت غرا اور اشاعت ملت بیضا کے لئے جس قدر کام کیا ہے۔ وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ کتب مواعظ حسنہ کی صورت میں اس انجمن کی خدمات دینی قلوب مومنین کو پہلے سے ہی رہین منت کر چکی ہیں۔ مزید برآں یہ اس **مدرسۃ الحفاظ** کا اجراء تو اتنا بڑا احسان اس انجمن کا ہے جس کے فیوض تامہ و فوائد عامہ سے قوم کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ پس اگر قوم نے اس مدرسہ کے قیام و دوام کے لئے خاص توجہ کی۔ تو انشاء اللہ تعالے آئندہ اس **مدرسۃ الحفاظ** میں یہ التزام کر دیا جائے گا۔ کہ جماعت حفاظ کو علم قرأت۔ ترجمہ اور تفسیری نکات بھی حدیث اہلبیت علیہم السلام کے مطابق تعلیم دیئے جائیں۔ تاکہ قرآن خوانی حجازی صورت میں سکھائی جائے۔ اور اس وقت

ممکن ہے کہ ان ضروریات کی تکمیل کے لئے میں بھی باوجود عدیم الفرصتی کے کچھ وقت مدرسۃ الحفاظ کو دے سکوں۔ اور ان ضروریات کی تکمیل بوجہ احسن ہو سکے۔ امید واثق ہے کہ زندہ دلان پنجاب مدرسۃ الحفاظ کو کامیاب بنانے کے لئے امداد و اعانت میں دریغ نہیں کریں گے۔ و اجرہم علی اللہ تعالےٰ۔

نمقہ خادم الشریعۃ المطہرہ **علی الحائری** بقلمہ۔ موچی دروازہ لاہور

نوٹ۔ (۲) داخلہ فارم لف ہذا ہے۔ چندہ ماہواری و داخلہ ممبری و فارم ہذا ذیل کے پتہ پر روانہ فرما کر خاکسار کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ (۳) یہ کوئی ضروری نہیں کہ جو صاحب اس چٹھی کو ملاحظہ فرمائیں اس پر وہی عمل کریں۔ بلکہ یہ ان کا پہلا فرض ہوگا۔ کہ وہ دوسرے احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔

خادم الثقلین

آنریری سکرٹری شیعہ ینگمین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور

فارم داخلہ

اغراض و مقاصد مدرسۃ الحفاظ لاہور

زیر اہتمام شیعہ ینگ مین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور

۱۔ مدرسۃ الحفاظ کا قائم کرنا۔ اور شیعہ نوجوانوں کو قرآن مجید و فرقان حمید کا حفظ کرانا۔
۲۔ قرآن کریم کے ترجمہ اور قرأت کی تعلیم دینا۔ (۳) مطابق حدیث اہلبیت علیہم السلام تفسیر قرآن کا درس دینا اور خاص تفسیری نکات اور حل متشابہات قرآن سے انہیں واقف کرنا۔ (۴) بیرونجات کے شیعہ حفاظ طالب العلموں کی خوراک و جائے رہائش کا انتظام کرنا (۵) برطانیہ عظمیٰ کی خیر خواہی و وفاداری پھیلانا۔

بخدمت جناب سکرٹری صاحب شیعہ ینگمین سوسائٹی خواجگان (صیغہ مدرسۃ الحفاظ) لاہور

تسلیم۔ مجھ کو مدرسۃ الحفاظ کے مذکورہ بالا اغراض و مقاصد سے ہمدردی اور پورا وثوق ہے

لہٰذا التماس ہے کہ براہِ نوازش میرا نام ممبران کی فہرست میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ چندہ ہمیشہ یکمشت / ماہوار ادا کیا کروں گا۔

نام ولدیت قومیت

جائے سکونت معہ ضلع و ڈاکخانہ

ماہواری چندہ عطیہ داخلہ

دستخط

شہر صیام

(از صدر الشریعہ رئیس الشیعہ حجۃ الاسلام سرکار علامہ حائری قبلہ مجتہد العصر دام برکاتہ)

قولہ تعالیٰ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ یعنے پس جو شخص کہ تم میں سے ماہِ رمضان کا چاند دیکھے یا جو تم میں سے حاضر ہو یعنے مسافر نہ ہو وہ روزہ رکھے۔ کیونکہ بالشرائط مسافر پر روزہ واجب نہیں ہے۔ غور فرمائیں کہ حقیقت میں روزہ ترک شہوات طبیعیہ ہے۔ کھانا۔ پینا۔ جماع کرنا وغیرہ اشیا سے بحالت روزہ پرہیز کرنا واجب ہے۔ فی الواقع صفات خدا تعالیٰ بھی یہی ہیں۔ معلوم ہے کہ طبیعت حیوانیہ انسانیہ جملہ شہوات نفسانیہ کی مستلزم ہے کہ بغیر اکل و شرب و جماع کے تعیش بنی آدم اور نظام و بقاء نوع عادۃً محال ہے۔ اس لئے فلسفہ قرآنی متقضی ہے کہ اشرف نوع حیوان کو صفات بہیمیہ سے روکے اور بظاہر متخلق باخلاق اللہ بنانے جس سے وہ مناصب عالیہ و مدارج رفیعہ کا مستحق ہو جائے۔

حدیث قدسی میں ہے الصوم لی وانا اجزی علیہ۔ بات یہ ہے کہ ہر عبادت کو کسی نہ کسی خاص نوعیت سے مشرکوں نے اپنے خداؤں (بتوں) کے لئے بجا لایا ہے۔ صرف روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جسکو مشرکوں نے اپنے خداؤں کے لئے بجا نہیں لایا۔ اسلئے حدیث قدسی کے یوں معنے ہوئے الصوم لی ای من مخصوصاتی وانا بنفسی اجزی بہ و علیہ ولا اکلہ الی ملاث مقرب کہ روزہ میرے ہی لئے مخصوص عبادت ہے۔ اسلئے میں خود اسکی جزا دیتا ہوں۔ کسی مقرب فرشتہ کو بھی اسکی جزا نہیں سونپتا۔

غرض جب انسان صفت حقیقی صوم سے موصوف ہو جاتا ہے۔ تو گویا وہ صفات الٰہیہ و اخلاق ربوبیہ

سے متصف ہوتا ہے۔ اس حصول قرب کی وجہ سے اسمیں ایک حد تک صفات فعالیت حاصل ہوجاتی ہیں۔ انا اجزی بہ اسی درجہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ روزہ ایک اتنی بڑی عبادت ہے جسکی جزا فوق الجنت ہے۔ حدیث نبوی میں بھی اسی لئے وارد ہوا ہے العبودیہ جوہرۃ کنہھا الربوبیہ۔ پس جبکہ عبد مقام عبودیت میں درجہ کمال تک پہنچ جاتا ہے تو لازم اسمیں صفات ربوبیت حادث ہوجاتی ہیں۔ اولیسے بزرگوار عین اللہ۔ اذن اللہ۔ لسان اللہ یداللہ۔ وجہ اللہ وغیرہ خطابات مجازیہ سے مخاطب ہوتے ہیں۔

وہ عرب جو جاہلیت میں سب سے زیادہ وحشی۔ بدپرہیز۔ شکم پرور۔ جنگجو۔ بدخو۔ بد مزاج عالم میں مشہور تھے۔ اور قواعد حفظان صحت سے بالکل جاہل۔ نہ انکو ہضم غذا کا امتیاز۔ نہ تداخل کا خوف۔ خرما کی گٹھلیاں تک چبا جانیوالی قوم اشد کفرا ونفاقا کی جسمانی اصلاح قرآن مجید نے مذہبی طور پر خصوصاً اسطرح کی کہ ان پر متواتر ایک مہینہ کے روزے سال میں واجب کردیئے گئے۔ تاکہ سال بھر کی بے اعتدالیوں سے جو خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں معدہ ان سے صاف ہو اور تنقیہ فضولات ہوجاوے۔ اس طرح جس قدر قوت بہیمیہ جسمانی ان سے گھٹتی گئی اسی قدر روحانی قوت میں ترقی ہوتی گئی۔ اور رفتہ رفتہ تواضع وانکساری اور حلم وبردباری ان میں آنا شروع ہوگئی۔ صبر واستقلال کے وہ عادی ہوگئے۔ وحشت ان سے جاتی رہی۔ تدریجاً سمجھنے سوچنے کے بھی عادی ہوئے۔ انجام بینی کا مادہ انمیں پیدا ہوگیا۔

اصل بات یہ ہے کہ کھانا پینا حیوانی خاصہ ہے۔ انسان جس قدر اسمیں کمی کرسکے۔ اسیقدر اُس کی روحانیت کے لئے زیادہ مفید ہے۔ جتنے بزرگان دین تھے۔ اگر انکی حالت پر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوگا۔ وہ حضرات تقلیل غذا میں اسقدر مشاق تھے۔ کہ دنوں فاقہ رہتے تھے۔ جناب امیر علیہ السلام جس روز غیر صائم ہوتے اس روز بھی نانِ جویں پر اکتفا کرتے۔ اور جس روز صائم ہوتے اپنی افطاری اور قوت مسکینوں۔ یتیموں اور اسیروں کو دیدیتے۔ اور خود پانی سے افطار کرتے۔

آدمُ اکل الحنطۃ واللہ نھی ❊ وعلیٌ ترک الاکل لقصد القرب

یعنے آدمؑ نے گندم کا دانہ کھایا حالانکہ خدا نے منع کیا تھا۔ لیکن علی علیہ السلام نے تقرب حاصل کرنے کے لئے کھانا ہی چھوڑدیا۔ انکی اہل بیت جناب سیدہ حسنین علیہم السلام کا بھی حال یہی تھا جس پر نزول آیت ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا شاہد ہے۔

پس روزہ انسان کی روحانی ترقی اور تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔ کون شخص ہے جو کم کھانا

کم ہونا یا شہوات نفسانی کی طرف کم توجہ کرنا خوبی کی بات نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اسمیں قوت بہیمیہ جس قدر کم ہوگی۔ اسی قدر قوت روحانی بڑھے گی پس یہ تزکیۂ نفس۔ اور اصلاح روحانیت ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ اس سے انسان کے قوائے غضبیہ اور شہوانیہ جو تمام فسادات اور معاصی کی جڑ ہیں دب جاتی ہیں اور روحانی قوت ترقی پکڑتی ہے۔

روزہ ملکی صفات سے موصوف اور متخلق باخلاق اللہ ہونیکا سبب ہے۔ خدا کے فرشتے کھاتے پیتے نہیں۔ خدا بھی کھانے پینے سے مبرا ہے! اس لئے انسان روزہ رکھنے سے محبوب خدا ہوجاتا ہے اور معرفت الٰہیہ کے انوار کامل طور پر اسکے قلب پر پرتو ڈالتے ہیں۔

روزہ نفس کشی کے لئے اعلیٰ تعلیم ہے۔ کیونکہ صائم نفس کے ساتھ مقابلہ کرکے اسکو مغلوب کرتا ہے۔ بڑے بڑے فلاسفر لکھتے ہیں۔ کہ نفسانی خواہشات پر غلبہ حاصل کرنا بڑی بہادری ہے اور یہ روزہ سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

روزہ ہمدردی سکھلانے کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ ہے کسی کی تکلیف ومصیبت کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے۔ جو خود کسی تکلیف میں مبتلا رہا ہو۔ کسی کی بھوک اور پیاس سے وہی شخص متاثر ہوسکتا ہے جو خود پیاسا اور بھوکا رہا ہو۔ پس روزہ ہی ہمدردی سکھلانے کے لئے اعلیٰ تعلیم ہے۔

روزہ کفارۂ گناہان ہے۔ عموماً تمام اہل ملل کے نزدیک صدمات وتکالیف گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ روزوں میں بھوک اور پیاس کی تکلیف اور صدمہ بلاشبہ صائم کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ بکثرت اس پر حدیثیں شاہد ہیں۔

روزہ گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ شرائط صحت روزہ یہ ہے کہ تمام اعضا روزہ دار ہوں یعنی گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔ اس طرح روزہ رکھنے سے انسان معاصی کا ارتکاب نہیں کرتا۔ اور گناہوں سے اجتناب کرنے کی اسمیں قوت انشاء اللہ پیدا ہوجاتی ہے۔

روزہ حفظ صحت کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔ جملہ حذاق اطباء کا متفقہ قول ہے۔ کہ تقلیل غذا انسان کے صحت کی بنیاد ہے۔ اور روزہ سے یہ بات بوجہ احسن پوری ہوجاتی ہے۔

غرض روزوں کی برکت اور روزے کے مہینے کی فضیلت اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے کہ تمام برکتوں سے بھرا ہوا قرآن اسی مبارک مہینے میں نازل ہوا ہے۔ پس چونکہ ماہ مبارک کی آمد آمد ہے اس لئے جملہ مومنین کو اس خدا کے مہینہ کی حرمت کرنی چاہئے۔ کہ یہ خود اسکے اپنی حرمت اور عزت کا باعث اور ذریعہ ہوگی۔ اور اسکی حرمت کے یہ معنے ہیں کہ روزے رکھے جائیں۔ ہر وقت عبادت اور نماز واجب وسنت اور نوافل میں منہمک رہے۔ تلاوت کلام اللہ میں

ضروری خبریں

جانشینی کا فیصلہ نواب محمد جمیل خان کے حق میں۔ مورخہ ۹ پانچ شنبہ کو ۱۰ بجے سر پیغرمیدہ مقدمہ بابت جانشینی سر نواب فتح علیخانصاحب قزلباش مرحوم جو عرصہ سوا سال سے زیر سماعت تھا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاہور کی عدالت نے سنا دیا۔ تمام وقفیات جاگیر و معافی وغیرہ کا مالک نواب محمد علیخانصاحب قزلباش سی۔ ایس۔ آئی بمطابق حکم عدالت قرار دئیے گئے۔ اس منصفانہ فیصلہ کی خبر تمام شہر و گرد و نواح میں بجلی کی طرح پھیل گئی۔ اور تمام اکابرین اسلام و ہنود نواب صاحب کو حق بحقدار رسید کا مصداق پورا ہونے پر مبارکباد دینے کے لئے ان کے بنگلہ پر فوراً ہی تشریف لے گئے اور اسوقت تک مبارکبادی کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ شہر میں اس فیصلہ اور تقرری کی خوشی میں ۱۰ مارچ کی رات کو ایک وسیع پیمانہ پر چراغاں بھی کیا گیا۔ اور ... کو دلہن کی طرح سجایا گیا۔

کرسی دربار یہ خبر بھی بڑی خوشی سے سنی جائیگی کہ جناب نواب صاحب ممدوح کو دربار پنجاب میں مرحوم نواب فتح علیخانصاحب کی کرسی بھی گورنمنٹ عالیہ نے عطا کی ہے۔ الحافظ مذکورہ تقاریب پر سرکار نواب صاحب کی خدمت میں صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

اشتہارات کے لئے بذریعہ خط و کتابت ایڈیٹر سے فیصلہ کیا جائے۔

رخصت مدرسۃ الحفاظ کے صدر مدرس مولانا سید علی جواد صاحب بہ اشد ضرورت رخصت پر لکھنؤ چلے گئے ہیں۔ ان کی جگہ جناب مولانا السید محمد علی شاہ صاحب روزانہ بطرز اصول و فروع دین کی تعلیم ... فرما رہے ہیں ... طلبہ پڑھ رہی ہے اور اسوقت ایک باقاعدہ جماعت طلبہ کی حفظ قرآن مجید میں مشغول ہے۔

خریدار ... رسالہ ... جو مضامین عالیہ ... علماء اسلام کا مجموعہ ہے۔ بطور نمونہ حاضر خدمت ہے۔ ... خود بخود ... انشاءاللہ موجود ... آپ ... آپکی خدمت ... علمی مذاق پیدا کرنیکیلئے ہمیشہ ... بذریعہ وی پی روانہ ہوگا جسکا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہے۔ خدانخواستہ اگر آپ کو رسالہ الحافظ سے دلچسپی نہ ہو تو براہ کرم یہ نمونہ کا رسالہ واپس کر دیں یا کارڈ کے ذریعہ انکار لکھ بھیجیں تا کہ ... اور ... آپ نقصان رسانی کا باعث نہ ہوں۔ آپکے کریمانہ اخلاق سے توقع ہے کہ گذارش ... قابل توجہ ... اسوقت مدرسۃ الحفاظ کے طلباء ... خاموش بیٹھے رہنے کا وقت نہیں ہے۔ ... کی ضروریات بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں ... اغراض کو ... اگر آپ ملک کے گوشہ گوشہ میں شیعہ حفاظ کے ... دیکھنا چاہتے ہیں تو ... [illegible]

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِین

علمی خزانہ

یہ وہ مواعظہ حسنہ ہیں۔ جنکو سرکار علامہ حائری قبلہ نے متعدد مقامات میں بیان فرماکر باطل کی رگِ حیات کو کاٹ ڈالا ہے۔ اور تقریباً دو ہزار نفوس ان رسائل سے شیعہ ہو چکے ہیں۔

رسالہ موعظۂ حسنہ۔ یہ وہی پانچ گھنٹے کی مکمل تقریر ہے جو ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء بموقعہ بازار اندرون موچی دروازہ لاہور میں حضور قبلہ و کعبہ علامہ حائری مجتہد العصر نے مخالفین کے سات سوالوں کا جواب دیتے ہوئے دس ہزار مختلف المذاہب کے مجمع عام میں انہیں کی ۸۰ کتب سے جو معتبر اور مستند ہیں ہر ایک مسئلہ کو بیان فرماکر باطل کی رگِ حیات کو کچھ ایسی طرح کاٹ ڈالا ہے کہ تازیست ہنگامہ آرائی کی انہیں جرات باقی نہیں رہی۔ طبع ثانی قیمت ۸ر

موعظۂ غدیر۔ یہ وہی تین گھنٹہ کی تقریر دلپذیر ہے جو ۱۸ ذیحجۃ الحرام کو جناب قبلہ علامہ حائری مجتہد العصر والزمان نے تقریباً ۵ ہزار کے مجمع عام میں حدیث غدیر بیان فرماتے ہوئے اہلسنت کی اصح کتب سے عبارتیں پڑھ کر سنائیں اور تبلیغ رسالت غدیر خم کا نقشہ دکھاکر قلوب مخالفین پر ہمیشہ کے لئے کبھی نہ ٹوٹنے والی مہر لگادی قیمت ۵ر

موعظۂ مباہلہ۔ یہ وہی معرکۃ الآرا موعظہ مباہلہ ہے جو ۲۴ ذیحجۃ الحرام ۱۳۵۲ھ کو حضور والا تبار علامہ ممدوح نے جامع نکات بیان فرماتے ہوئے ضمناً مخالفین خلافت حقہ کی رگِ حیات کو کچھ ایسی طرح کاٹ ڈالا ہے کہ اب انکو یارائے دم زدن باقی نہ رہیگا۔ قیمت فی جلد ۵ر

موعظۂ تقیہ۔ مسئلہ تقیہ کے متعلق مکمل تقریر بحوالہ کتب اہل سنت مندرج ہے۔ یہ وہی موعظۂ تقیہ ہے جس میں تین سنی حضرات نے متاثر ہوکر مجمع عام میں اپنے شیعہ ہونیکا اعلان کیا۔ قیمت ۵ر

موعظۂ تحریفِ قرآن۔ یہ وہی مدلل و مبرہن تقریر دلپذیر ہے جسکو علامہ ممدوح نے مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۴ء کو تقریباً ۵ ہزار کے مجمع عام میں بیان فرماکر کتب مخالفین کی عبارتیں پڑھکر ثابت کردیا کہ تحریف قرآن کا قائل اور عامل فرقہ اہلسنت والجماعت ہے نہ کہ شیعہ۔ اختتام وعظ پر کئی سنی صاحبان نے مذہب حق قبول کیا۔ قیمت فی جلد ۵ر

ملمراج ۲ر۔ المقتول متعلقہ جواز عزاداری ۱ر۔ امام مظلوم ۲ر۔ احکام الرسول ۵ر۔ ظہور الایمان فی نسب عمران جسمیں سادات کا شجرۂ نسب مفصل درج ہے ۔۱۲ر۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ: دفتر شیعہ ینگ مین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور

تفسیر لوامع التنزیل۔ یہ جامع العلوم تفسیر ہے۔ جسمیں حقیت و حقیقت قرآن و اسلام براہین عقلیہ و نقلیہ سے واضح کی گئی ہے۔ یہ تفسیر ایسی تحریر ہوتا ہے۔ اسکے ہوتے ہوئے کسی اور تفسیر کی ضرورت نہیں رہتی۔ جلد ۲-۳-۴-۶-۸-۹-۱۰-۱۲-۱۵-۱۶ دفتر میں موجود ہیں ہر جلد کی قیمت ۲ر محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر سید ابوالفضل الرضوی کوچہ شیعاں موچی دروازہ لاہور